# جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں عالی شان

# علمی سیمینار

موضوع:۔ ''وحدت امت کے لیے سعودی حکومت کا کردار اور موجودہ چیلنجز''

صدارت:۔ حضرت العلام مولانا حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

مناقبت:۔ چودھری محمد یاسین ظفر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد

شرکاء:۔ ممتاز علماء کرام، مشائخ عظام، معروف مبلغین، قابل ترین اساتذہ اور اہل فکر و دانش و مفتیان کرام

22 اپریل 2015ء بروز بدھ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے اشتراک سے ایک عظیم الشان مثالی علمی سیمینار بعنوان ''وحدت امت کے لیے سعودی حکومت کا کردار اور موجودہ چیلنجز'' جامعہ سلفیہ کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا۔

سیمینار کا آغاز معروف قاری قاری نوید الحسن لکھوی کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ اس کے بعد سیمینار کے منتظم جناب چودھری محمد یٰسین ظفر نے شرکاء گرامی کو خوش آمدید کہا اور سیمینار کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا انہوں نے کہا کہ یوں تو عالم اسلام بہت سی مشکلات سے دوچار ہے۔ غربت افلاس، جہالت جیسے مسائل عالم اسلام کی ترقی کی راہ میں بہت رکاوٹ ہیں، لیکن ان سے بھی گھمبیر مسئلہ دہشت گردی، فرقہ واریت، عدم برداشت اور قانونی حکومتوں کے خلاف بغاوت ہے۔ جس کی وجہ سے اب مسلمان خود ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ عرب دنیا میں لیبیا، شام، عراق، بحرین، مصر میں خون ریزی جاری ہے۔ لیکن اب یمن بھی اس صف میں شامل ہوگیا ہے۔ یہ بات اب پوشیدہ نہیں رہی کہ شام عراق، بحران اور یمن میں کون سا ملک اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل کے لیے مداخلت کر رہا ہے۔ اور اپنے مذموم عزائم کے لیے کس طرح قتل و غارت میں مصروف ہے۔

چور مچائے شور کے مصداق اپنی کرتوتوں کو چھپانے کے لیے یہ الزام دوسروں پر ڈال رہا ہے۔ اپنے باطل نظریات کو زبردستی نافذ کرنے کے لیے اب تک لاکھوں افراد کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ چکا ہے۔ اگرچہ اب تک ناکامی و نامرادی کے سوا اسے کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور ہر جگہ ذلیل و رسوا ہوا ہے۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق اس نے اپنا آخری وار یمن پر کیا۔ اور غیر قانونی ذرائع سے اسلحہ اور بھاری مقدار میں دولت ان حوثی باغیوں کو دیا جارہا ہے۔ تاکہ وہ ایک منتخب اور قانونی حکومت کو ختم کریں اور خود اقتدار پر قبضہ کریں۔ قانونی صدر عبدربہ منصور ہادی کی اپیل پر سعودی حکومت نے باغیوں کے خلاف آپریشن شروع کیا۔ جس کا نام عاصفۃ الحزم رکھا۔ اس پر انہیں بہت تکلیف ہوئی۔ کیونکہ ان باغیوں میں ان کے اپنے فوجی بھی شامل ہیں۔ جو لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ سعودی حکومت نے خالص انسانی ہمدردی کے تحت یہ قدم اٹھایا۔ تاکہ یمنی عوام کو قتل و غارت اور لوٹ مار سے بچایا جاسکے۔

لیکن مقام افسوس ہے کہ پاکستان میں موجود ایک باطل نظریات کا پرچار کرنے والی مجلس نے سعودیہ کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کررکھی ہے اور وہ دن رات ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں کہ سعودیہ فرقہ پرستی کو ہوا دے رہا ہے۔ اور یمن کی جنگ بھی شیعہ سنی جنگ ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کا میڈیا اندھی تقلید میں یکطرفہ پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف

ہے حالانکہ ایک زمانہ جانتا ہے۔ کہ سعودیہ کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ سعودی حکومت نے ہمیشہ فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ وہ کسی ایک مسلک یا گروہ کو ہی اہمیت نہیں دیتے بلکہ بلا امتیاز تمام مسلمانوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں تمام دینی مسلکی تنظیموں کے قائدین کو اہمیت دیتے ہیں اور وحدت امت کے لیے صرف حکومت سعودیہ ہی نہیں۔ بلکہ ان کے تمام نیم سرکاری ادارے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خاص کر رابطہ عالم اسلامی پیش پیش ہے۔

آج کا یہ علمی (ندوہ) سیمینار اس اہم موضوع کو اجاگر کرنے کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔ تاکہ اہل فکر و دانش مختلف پہلوؤں سے اس موضوع کا احاطہ کر سکیں۔ اور پاکستان کی رائے عامہ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا جا سکے۔ آج کے سیمینار میں عربی اور اردو دونوں زبانوں میں گفتگو ہوگی۔ اور آخر میں ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جائے گا۔

رئیس الندوہ ''سیمینار کے صدر'' جناب علامہ حافظ مسعود عالم نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ وحدت امت کی اہمیت قرآن وسنت میں کتنی واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعتصام بحبل اللہ کی تعلیم دی ہے۔ فرمایا۔ واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا...... انما المؤمنون اخوة۔ انہوں نے واضح کہا کہ اتحاد امت کا شاندار فارمولا یہ ہے کہ ہم اپنی خواہشات کو قربان کریں اور قرآن وسنت کی تعلیمات پر اتفاق کر لیں۔ ضد اور ہٹ دھرمی کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو نمونہ بنائیں۔ یہی وحدت کا شاندار راستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت کا نصب العین ہی یہی ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن وسنت کو اہمیت اور فوقیت دیتے ہیں۔ تاکہ امت میں افتراق پیدا نہ ہو۔ انہوں نے تاریخی تناظر میں اسلام کا روشن ماضی وحدت واخوت کا تذکرہ کیا۔ اور واضح کیا کہ وہ اصل آج بھی ہمیں وحدت امت کی لڑی میں پرو سکتا ہے۔ کیونکہ ہمارا اللہ ایک، رسول ایک، قرآن ایک، قبلہ ایک، باپ ایک تو کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہم بھی ہوتے ایک۔ ہمارے درمیان وحدت کی سب سے بڑی علامت عقیدہ توحید ہے۔ سعودی عرب کی سب سے اہم اور خوبصورت خدمت یہی ہے کہ وہ عقیدہ توحید کو اجاگر کرتے ہیں۔ تاکہ تمام مسلمان اس کی وجہ سے متحد رہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد یونس بٹ نے فرمایا کہ۔ تعلیم ترقی کا زینہ ہے۔ بشرطیکہ مقاصد واضح ہوں۔ انہوں نے کہا اس کی بہترین مثال سعودی عرب ہے۔ جہاں تعلیم سب کے لیے ایک جیسی ہے۔ اور سب سے گھٹیا مثال پاکستان کی ہے۔ جہاں طبقاتی نظام تعلیم موجود ہے۔ سعودیہ میں نصاب تعلیم میں عقیدہ توحید اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درس دیئے جاتے ہیں۔ ہمیں بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف انور نے اپنے خطاب میں سعودی حکومت کو حرمین شریفین کی حفاظت ملنے پر مبارکباد پیش کی۔ اور کہا آل سعود کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے چند سالوں میں حرمین شریفین میں بے پناہ ترقی کی اور حجاج کرام کے لیے اعلیٰ انتظامات کیئے ہیں۔

مفتی عبدالحنان زاہد نے فرمایا کہ اسلام اعتدال اور متوازن دین ہے۔ یہ ہمیشہ وسعت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور سعودی حکومت سختی سے اس پر کاربند ہے اور اعتدال، وسطیت کا راستہ اختیار کرتی ہے۔ انہوں نے عربی میں بہت پر مغز مقالہ پیش کیا۔

اس کے بعد جامعہ اسلامیہ امدادیہ کے مدیر مفتی محمد زاہد نے خطاب کیا اور فرمایا کہ سعودی عرب وحدت امت کے لیے بڑے بھائی کا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ جس کی متعدد امثلہ موجود ہیں۔ انہوں نے 1990ء میں افغان متحارب گروپ کو خانہ جنگی سے بچانے کے لیے مکہ مکرمہ میں ایک کانفرنس بلائی۔ اور ان کے درمیان صلح کرا دی دوسری مثال فلسطین کے لیڈروں کی ہے۔ جن کو متحد کر کے اسرائیل کے مقابلے میں کھڑا کیا۔

ڈاکٹر منیر احمد اظہر نے سعودی علماء کرام کی وحدت امت کے لیے خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا۔ سعودی علماء بہت مہذب زبان استعمال کرتے ہیں اور کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کرتے۔ امن وسلامتی کے لیے وحدت از حد ضروری ہے۔ دنیا میں تقریب بین المذاہب اور مکالمہ کی بنیاد کا سہرا سعودیہ کے سر ہے۔

مرکز تربیہ اسلامیہ کے مدیر مولانا حافظ محمد شریف نے فرمایا کہ ہمیں دشمن کو پہچاننا ہوگا۔ کیونکہ وہ بڑا مکار اور چالاک ہے۔ اہل بیت کا مقدس نام لیکر مسلمانوں میں نفرت کے بیج بو رہا ہے۔ یہ شیطانی عمل ہے ان الشیطان عدولک فاتخذوہ عدوا۔ مسلمانوں کا ماضی گواہ ہے کہ اسلام کے خلاف جتنا نقصان منافقین نے پہنچایا۔ کھلا دشمن بھی نہ کر سکا۔ انہوں نے روافض کی تاریخ بیان کی اور ابوطاہر الجنابی کا ذکر کیا۔ جس نے بیت اللہ کی حرمت کو پامال کیا۔ اور مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ یہ لوگ پرکشش نعروں کے ساتھ تحریک چلاتے ہیں اور مسلمانوں کو کھنڈرات اور ویرانوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہ دراصل ہمارے حقیقی دشمن ہیں۔

مولانا نجیب اللہ طارق نے کہا کہ حرمین شریفین کی حفاظت ہمارا اخلاقی قانونی اور ایمانی فریضہ ہے جس کے لیے ہمیں پیشگی صف بندی کرنا ہوگی۔

جناب ڈاکٹر مسعود قاسم نے سعودیہ کی خدمات پر انگریزی میں سیر حاصل مقالہ پیش کیا۔ اور تفصیل سے بتایا کہ کس طرح سعودی حکومت وحدت کے لیے کوشاں ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو امداد دیتی ہے۔

جناب ڈاکٹر عتیق الرحمٰن نے بھی عربی میں مقالہ پیش کیا اور بتایا کہ سعودی عرب کی تمام یونیورسٹیوں میں غیر ملکی طلبہ کی بڑی تعداد زیر تعلیم ہے جن کے تمام اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے۔ اور تمام طلبہ کے ساتھ یکساں سلوک ہوتا ہے وحدت امت کے لیے ان جامعات کی خدمات قابل قدر ہیں۔

سیمینار سے ممتاز محقق مولانا ارشاد الحق اثری' مولانا عبدالعزیز علوی' مولانا عبدالصمد معاذ' مولانا ڈاکٹر سعید احمد چنیوٹی' مولانا حبیب الرحمٰن خلیق' مولانا محمد اکرم رحمانی نے بھی خطاب کیا۔

آخر میں رئیس الندوہ نے دوبارہ تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور دعا خیر فرمائی۔

## سیمینار میں مشترکہ اعلامیہ پیش کیا گیا

(1) وحدت امت کے لیے سعودی عرب کی مثالی خدمات کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں۔ خصوصا سعودی حکمران' علماء کرام' سرکاری اور غیر سرکاری اداروں بشمول رابطہ العالم الاسلامی۔ کی وحدت امت کے لیے خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

(2) قابل اعتماد علماء سیاسی زعماء اور ممتاز تاجروں پر مشتمل ایسی کمیٹی بنائی جائے۔ جو امت کو درپیش مسائل اور چیلنجز کا باریک بینی سے جائزہ لے۔ اور پوری تحقیق کے ساتھ اس کا قابل حل طریقہ پیش کریں۔ جس سے امت کی بھلائی اور خیر خواہی ہو۔

(3) جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے زیر اہتمام علماء کی مستقل کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو سعودیہ کی تعلیمی' دعوتی' ملی' رفاہی اور سماجی خدمات کو اجاگر کریں۔ اور اس کی نشر و اشاعت کا بندوبست کرے۔

(4) ایسی عالمی معلوماتی تعلیمی اور تربیتی سیمینار اور ورکشاپ کا بار بار اہتمام کیا جائے۔ اور انہیں مستقل حیثیت دی جائے۔ اور اس کا دائرہ کار وسیع کیا جائے۔ اس کی سفارشات سے تمام سیاسی' مذہبی جماعتوں کے قائدین کو مطلع کیا جائے۔

(5) دور حاضر کے چیلنجز کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے۔ خاص کر یمن کے بحران پر سعودی عرب کی عسکری پالیسی ''عاصفۃ الحزم'' کی مکمل غیر مشروط حمایت کرتے ہیں اور اس کے اسباب پر غور و فکر کے ساتھ اس کی روک تھام کے لیے کوشش کی تائید کرتے ہیں۔

(6) سعودی فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کے اعلیٰ منصب پر فائز ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔